کلاس: 12th

مضمون: اردو (حصہ نظم)

نظم 7: نوجوان سے خطاب

أسرار الحق مجاز (1910ء تا 1956ء)

خلاصہ:

شاعر ہر شعر میں نوجوانی، جوش، محنت اور قربانی کی اہمیت بیان کر رہا ہے۔ وہ یہ پیغام دیتا ہے کہ جوانی اور توانائی دنیا کی امانت ہیں، اور انہیں ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ زندگی میں مشکلات، سختیاں اور قربانی کے باوجود انسان کو حوصلہ، جوش و جذبہ، تخلیق اور مثبت اثر پیدا کرنا چاہیے۔ چاہے ماحول کٹھن ہو یا خون بہے، نوجوانی اور محنت سے حسن، امید، خوشبو اور نیکی پیدا کی جا سکتی ہے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ اپنی توانائی اور قربانی کو دنیا کے لیے مفید اور زندگی میں روشنی و خوشبو پیدا کرنے میں لگاؤ، نہ کہ صرف سکون اور راحت کی تلاش میں ضائع کرو۔

🌸 اشعار کی تشریح

❖ شعر 1:

- **جلال آتش و برق و سحاب پیدا کر**
- **اجل بھی کانپ اُٹھے، وہ شباب پیدا کر**

مشکل الفاظ کے معنی:

جلال: عظمت اور شان

آتش: آگ

برق: بجلی

سحاب: بادل

اجل: موت

شباب: جوانی، توانائی، جوش و جذبہ

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ ایسی طاقت اور شان پیدا کرو جو اتنی شاندار اور پراثر ہو کہ آگ، بجلی اور بادل کی مانند قدرت کے مظاہر کو حرکت دے۔ اتنی قوت پیدا کرو کہ موت بھی اس کے سامنے کانپ اُٹھے اور زندگی میں نیا جوش و جذبہ بھر دے۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر عظمت اور توانائی کی ایسی تصویر پیش کر رہا ہے جو فطرت اور زندگی دونوں پر اثر ڈالتی ہو۔ "آتش و برق و سحاب پیدا کر" سے مراد ہے کہ پیدا ہونے والی طاقت اتنی شاندار ہو کہ قدرت کے سب عناصر کو جھنجھوڑ دے۔ "اجل بھی کانپ اُٹھے" کا مطلب ہے کہ ایسی طاقت موت یا کسی بھی رکاوٹ پر غالب آئے۔ آخر میں "وہ شباب پیدا کر" سے شاعر یہ خواہش ظاہر کر رہا ہے کہ یہ شان اور قوت زندگی میں توانائی، جوش اور تازگی پیدا کرے۔

یہ شعر دراصل دعا اور حوصلہ افزائی کا پیغام دیتا ہے کہ ایسی قوت اور ولولہ پیدا کرو جو دنیا کے ہر خوف اور رکاوٹ کو کمزور کر دے اور زندگی میں نیا جذبہ اور سرخوشی لے آئے۔

❖ شعر 2:

- **صدائے تیشہ مزدور ہے تیرا نغمہ**

- **تو سنگ و خشت سے چنگ و رباب پیدا کر**

مشکل الفاظ کے معنی:

صدائے تیشہ: ہتھوڑے کی آواز

مزدور: کاریگر یا محنت کرنے والا

نغمہ: موسیقی یا خوش آواز

سنگ: پتھر

خشت: اینٹ

چنگ: ایک موسیقی کا آلہ

رباب: ساز، رباب ایک تار والا آلہ ہے

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ تمہارا محنت اور مزدوری کا کام بھی تمہارے لیے موسیقی کی مانند ہے۔ جو آواز تمہارے ہتھوڑے سے نکلتی ہے، وہ تمہارے نغمے کی مانند ہے۔ اسی محنت سے تم صرف پتھر اور اینٹ نہیں بناتے بلکہ اپنے کام کے ذریعے خوبصورت موسیقی، جمالیات اور فن تخلیق کرو۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے محنت اور مزدوری کو تخلیق کے عمل سے جوڑا ہے۔ "صدائے تیشہ مزدور ہے تیرا نغمہ" کے ذریعے بتایا گیا ہے کہ مزدور کی محنت اور کام کی آواز بھی کسی نغمے سے کم نہیں۔ محنت کو محض جسمانی عمل کے بجائے ایک فن کی طرح پیش کیا گیا ہے۔

"تو سنگ و خشت سے چنگ و رباب پیدا کر" سے مراد ہے کہ تم جو مٹی، پتھر اور اینٹوں سے کام کر رہے ہو، اس میں خوبصورتی، فن اور تخلیق کی روح ڈال سکتے ہو۔ یعنی محنت کے ذریعے عام چیزوں کو کچھ خاص اور فنکارانہ بنایا جا سکتا ہے۔

یہ شعر ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ محنت صرف جسمانی یا مادی پیداوار نہیں بلکہ اس میں تخلیق اور جمالیات بھی شامل ہو سکتی ہے، اور ہر کام میں خوبصورتی اور نغمگی پیدا کی جا سکتی ہے۔

❖ شعر 3:

- **ترے قدم پہ نظر آئے محفل انجم**
- **وہ باکپن وہ اچھوتا شباب پیدا کر**

مشکل الفاظ کے معنی:

قدم: قدم، راستہ یا پیش قدمی

محفل انجم: ستاروں کی محفل، یعنی آسمان میں روشن ستارے

باکپن: بے خوفی، دلیری

اچھوتا شباب: نیا، تازہ اور بے مثال جوش و ولولہ

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ تمہاری پیش قدمی اور حاضری سے جیسے محفل ستاروں کی طرح روشن ہو جائے۔ تمہاری ہمت اور بے خوفی سے ایسا نیا اور بے مثال جوش و ولولہ پیدا ہو جو سب کو متاثر کرے۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر کسی عظیم شخصیت یا کسی قابل انسان کی تعریف کر رہا ہے۔ "ترے قدم پہ نظر آئے محفل انجم" سے مراد ہے کہ تمہارے قدموں کی چھاپ سے ماحول روشن اور جاندار ہو جائے، بالکل ایسے جیسے ستارے محفل میں چمک رہے ہوں۔

"وہ باکپن وہ اچھوتا شباب پیدا کر" کے ذریعے شاعر یہ خواہش ظاہر کر رہا ہے کہ تمہاری بے خوفی، دلیری اور جوش نئی توانائی اور ولولے کی صورت میں سب میں ظاہر ہو۔ یعنی تمہارے اعمال اور موجودگی سے لوگوں میں حوصلہ، تازگی اور زندگی کا جوش پیدا ہو۔

یہ شعر ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ کسی بھی کام میں ہمت، دلیری اور مثبت اثر ڈالنے کی طاقت ہوتی ہے، جو ماحول اور لوگوں کے رویے کو روشن اور زندہ کر سکتی ہے۔

❖ شعر 4:

- **ترا شباب امانت ہے ساری دنیا کی**
- **تو خارزار جہاں میں گلاب پیدا کر**

مشکل الفاظ کے معنی:

شباب: جوانی، توانائی، جوش و ولولہ

امانت: قیمتی چیز، ذمہ داری

خارزار: کانٹوں والا بیابان، مشکلات یا سخت حالات

گلاب: خوبصورتی، نرمی، خوشبو، امید

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ تمہاری جوانی اور توانائی صرف تمہاری نہیں بلکہ یہ پوری دنیا کی امانت ہے۔ اسے ضائع نہ کرو بلکہ سختیوں اور مشکلات سے بھرے ماحول میں بھی حسن، نرمی اور امید پیدا کرو۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے نوجوانی کو دنیا کے لیے ایک قیمتی امانت قرار دیا ہے۔ جوانی محض ذاتی فائدے کے لیے نہیں بلکہ معاشرے کی بھلائی اور روشنی کے لیے استعمال ہونی چاہیے۔

"تو خارزار جہاں میں گلاب پیدا کر" کے ذریعے شاعر یہ پیغام دے رہا ہے کہ مشکلات، مصائب اور سخت حالات کے باوجود تمہاری توانائی اور جوش ایسے خوبصورت اثرات پیدا کرے جیسے کانٹوں والے میدان میں گلاب کھل جائیں۔ یعنی نوجوانی کی اصل قدر یہ ہے کہ وہ دنیا میں امید، نرمی، حسن اور زندگی کی روشنی پیدا کرے۔

یہ شعر نوجوانوں کو حوصلہ دیتا ہے کہ اپنی جوانی کو مثبت، تعمیری اور فائدہ مند کاموں میں لگائیں تاکہ دنیا میں روشنی اور خوشبو پھیلے۔

❖ شعر 5:

- **سکون خواب ہے بے دست و پا ضعیفی کا**
- **تو اضطراب ہے خود اضطراب پیدا کر**

مشکل الفاظ کے معنی:

سکون: آرام، اطمینان

خواب: محض تصور یا خیال

بے دست و پا: کمزور، ناتواں

ضعیفی: کمزوری، ناتوانی

اضطراب: جوش، ہلچل، حرکت، توانائی

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ سکون اور آرام صرف کمزوری اور ناتوانی کا نتیجہ ہے، اصل زندگی اور طاقت میں جوش و حرکت ہوتی ہے۔ لہٰذا تم خود زندگی میں ہلچل، توانائی اور جوش پیدا کرو، محض سکون کی طلب میں نہ رہو۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے کمزوری اور فعال زندگی کے درمیان فرق بیان کیا ہے۔ "سکون خواب ہے بے دست و پا ضعیفی کا" کے ذریعے بتایا گیا ہے کہ جو لوگ کمزور اور ناتواں ہیں، وہ سکون اور راحت کے بارے میں خواب دیکھتے ہیں، لیکن حقیقت میں زندگی کی اصل طاقت اور عظمت سرگرمی اور جوش میں ہے۔

"تو اضطراب ہے خود اضطراب پیدا کر" کے ذریعے شاعر یہ تاکید کر رہا ہے کہ انسان کو خود میں توانائی، جوش اور تحریک پیدا کرنی چاہیے، حالات کا انتظار یا سکون کی طلب نہیں کرنی چاہیے۔ اضطراب یہاں مثبت معنی میں ہے یعنی تخلیق، جدوجہد اور زندگی میں حرکت کی علامت۔

یہ شعر ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ کمزوری اور راحت کی طلب میں وقت ضائع نہ کریں، بلکہ خود میں جوش، توانائی اور حوصلہ پیدا کریں تاکہ زندگی میں اثر ڈال سکیں اور حالات کو بدل سکیں۔

❖ شعر 6:

- **بہے زمیں پہ جو تیرا لہو تو غم مت کر**
- **اسی زمین سے مہکتے گلاب پیدا کر**

مشکل الفاظ کے معنی:

لہو: خون، قربانی یا محنت

غم مت کر: مایوس نہ ہو، حزن نہ کرو

مہکتے: خوشبو دار، دلکش

گلاب: حسن، نرمی، خوشبو، زندگی کی رونق

زمین: دنیا، معاشرہ، ماحول

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ اگر تم نے کسی مقصد کے لیے خون یا محنت زمین پر بہائی، تو اسے ضائع نہ سمجھو اور نہ مایوس ہو۔ اس قربانی سے زندگی میں حسن، خوشبو اور نیکی پیدا کرو۔

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے قربانی اور جدوجہد کے مثبت اثرات کو نمایاں کیا ہے۔ "بہے زمیں پہ جو تیرا لہو تو غم مت کر" کا مطلب ہے کہ جدوجہد اور قربانی کے دوران مشکلات آئیں یا خون بہے، تو دل شکستہ نہ ہو۔

"اسی زمین سے مہکتے گلاب پیدا کر" سے شاعر یہ سکھا رہا ہے کہ اپنی محنت اور قربانی کے ذریعے زندگی میں خوبصورتی، نرمی، خوشبو اور امید پیدا کرو، بالکل ایسے جیسے سخت زمین سے خوبصورت گلاب کھل جاتے ہیں۔

یہ شعر نوجوانوں اور محنت کرنے والوں کے لیے سبق ہے کہ مشکلات اور قربانی کے باوجود مثبت اثر ڈالنا، معاشرے کو بہتر بنانا اور امید پیدا کرنا انسان کی اصل عظمت ہے۔

Note:

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The

content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

Author: Muhammad Asghar

Purpose: To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

Copyright & Usage Policy

© **2026 Muhammad Asghar**. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.